خطبۂ جمعہ: سلسلہ نمبر19

برائے: 7/ستمبر2018

محرم الحرام: ماضی کا جائزہ، حال و مستقبل کی فکر

نحمده ونصلی علٰی رسولہ الکریم۔ اما بعد۔ قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

وَالْعَصْرِ۔ اِنَّ الْاِنسَانَ لَفِیْ خُسْر۔اِلَّاالَّذِیْنَ آمَنُوا وعَمِلُواالصَّالِحَاتِ وَتَواصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔

وقال اللہ تعالیٰ اقترب للنّاس حسابھم وھم فی غفلۃ معرضون صدق اللہ العظیم

برادران اسلام! ہم لوگ نئے اسلامی سال کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔ اسلامی کیلنڈر کا آخری مہینہ ہم سے رخصت ہوا چاہتا ہے اور ہم اسلامی سال کے پہلے مہینہ محرم الحرام میں داخل ہونے والے ہیں۔

مسلمان محرم کا چاند دیکھ کر اپنے اسلامی سال کا آغاز کرتے ہیں۔ یہ ان چار حرام مہینوں میں سے ایک ہے جن کا تقدس اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں قائم کیا ہے۔ محرم کے معنی تعظیم کیا گیا اور حرام کے معنی عظمت والا کے ہیں۔ دنیا کے اندر رائج کیلنڈرز کی تعداد 49 ہے جس میں مایا کیلنڈر بھی شامل ہے۔

کچھ عرصہ قبل میڈیا نے اس بات کو خوب اُچھالا کہ 21 دسمبر 2012ء کو مایا کیلنڈر کے مطابق قیامت برپا ہونے والی ہے۔ وہ تاریخ گزر گئی مگر قیامت برپا نہ ہوئی۔ قیامت تو ایک دن ضرور برپا ہو گی اور جلد ہی برپا ہو گی جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے:

اقترب للنّاس حسا بھم و ھم فی غفلۃ معرضون۔

قریب آگیا ہے لوگوں کے حساب کا وقت اور وہ ہیں کہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

قیامت کب آئے گی، اس تعلق سے متعین طور پر ہمیں کچھ نہیں بتایا گیا، البتہ قرب قیامت سے خبردار کرتے ہوئے اس کی نشانیاں ضرور بتائی گئی ہیں جو اب ایک ایک کر کے ظاہر ہونے لگی ہیں۔ اسلامی نقطہ نظر سے قیامت کا علم صرف اللہ کو ہے، نبی کو بھی اس کا علم نہیں تھا، مایا کلینڈر کو کیسے ہو سکتا ہے؟۔

دنیا میں مختلف مذاہب کے ماننے والوں نے اپنے اپنے کیلنڈر بنائے ہوئے ہیں جو کچھ قمری ہیں تو کچھ شمسی اور کچھ دونوں کا ملغوبہ ہیں جن پر وہ عمل کرتے ہیں مسلمان جب تک دنیا پر حکمران تھے اسلامی دنیا میں تقریباً ہزار سال تک اسلامی کیلنڈر پر ہی عمل ہوتا رہا ہے اب صرف چند اسلامی ملکوں یا اخبارات کے صفحے پر انگریزی کیلنڈر سے پہلے اسلامی کیلنڈر کی تاریخ، مہینہ اور سال لکھتے ہیں جو خوش آئند بات ہے۔ مساجد میں اسلامی قمری کیلنڈر پر عمل ہوتا ہے دنوں، مہینوں اور گھنٹوں کے حساب کیلئے مساجد میں نمازوں کے دائمی اوقات کے چارٹ لگے ہوتے ہیں جس پر مساجد میں عمل ہوتا ہے۔ اسلامی کیلنڈر کے حساب سورج کے غروب ہونے پر دوسرا دن شروع ہوتا ہے جبکہ انگریزی کیلنڈر میں رات بارہ بجے دن ختم ہوتا ہے اور اس کے بعد دوسرا دن شروع ہوتا ہے اس وقت دنیا میں مہینوں،

دنوں کے لیے انگریزی شمسی سسٹم کا کیلنڈر رائج ہے اس میں عیسائی مذہب کے ماننے والے حکمرانوں کا دخل ہے انہوں نے جس جس ملک میں حکومت کی اس ملک کا مذہب، تمدن اور کلچر تبدیل کرنے کی کوشش کی اور اگر اسے پورے طور پر تبدیل نہ کر سکے تو کم از کم اس کا حلیہ تو بگاڑ ہی دیا۔ دنیا کی قوموں میں تاریخوں کا نشان ہمیشہ ان کے کسی خاص دن سے تعین کیا جاتا ہے جیسے انگریزی کیلنڈر حضرت عیسیٰؑ سے منسوب ہے۔ لیکن اسلام دین فطرت ہے لہٰذا اس کے دن مہینے اور سال بھی فطری ہیں ہجری کیلنڈر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے منسوب ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے ساتھ ہجرت کی تو ہجری سال اس عظیم ہجرت کے ساتھ منسوب کر دیا گیا تاکہ رہتی دنیا میں یادگار رہے کہ اسلامی سال محرم سے شروع ہوتا ہے اور ذلحجہ پر ختم ہوتا ہے۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین بنائی ہے سال میں مہینوں کی تعداد بارہ رکھی ہے اس میں چار مہینے حرام قرار دیے ہیں چار مہینوں سے مراد ذی القعدہ، ذی الحجتہ اور محرم ہیں، ان مہینوں میں حج و عمرہ کے لئے سفر کیا جاتا ہے جس میں جنگ، ڈاکہ زنی اور امن و امان کی حالت خراب کرنے سے منع فرمایا گیا ہے تاکہ لوگ اللہ کے گھر کا حج اور عمرہ بغیر کسی خطرے کے کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ۔

"حقیقت یہ ہے کہ مہینوں کی تعداد جب سے اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اللہ کے نوشتے میں بارہ ہی ہے اور ان میں سے چار مہینے حرام ہیں یہی ٹھیک ضابطہ ہے" (سورۃ التوبہ آیت نمبر 36)۔

کیونکہ عرب دینِ ابراہیم علیہ السلام پر قائم تھے اور انہوں نے ان کو اس پر عمل کرنے کی تاکید کی تھی جس پر وہ ابراہیم علیہ السلام کی وفات کے بعد دوہزار سال سے زائد مدت تک صحیح عمل کرتے رہے بعد میں شرک میں مبتلا ہو گئے اور رسول اللہ کے زمانے تک خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھ دیے اور اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے حرام مہینوں میں بھی ردوبدل کرلیتے تھے۔

مشرکین نے اس کا طریقہ یہ بنالیا تھا کہ قمری سال کو شمسی سال کے مطابق کرنے کے لیے اس میں کبیسہ کا ایک مہینہ بڑھا دیتے تھے تاکہ حج ہمیشہ ایک ہی موسم میں آتا رہے اور وہ موسم کی زحمتوں سے بچ جائیں یہ وہی بات ہے جو حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں فرمائی تھی یعنی اس سال حج کا وقت گردش کرتا ہوا ٹھیک اپنی اُس تاریخ پر آگیا ہے جو قدرتی حساب سے اس کی اصل تاریخ ہے۔ آج تک حج قمری طریقے سے منایا جارہا ہے جو فطری ہے کبھی گرمی تو کبھی سردی کے موسم میں حج آجاتا ہے۔

جہاں تک اسلامی دنیا میں محرم کے مہینوں میں اہم دنوں کے واقعات کا تعلق ہے تو یکم محرم کو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو فرعون پر فتح عطا فرمائی تھی اور بنی اسرائیل کو آزادی ملی تھی مگر بنی اسرائیل نے اس کی قدر نہیں کہ اور اللہ کا شکر گزار ہونے کے بجائے بغاوت کی راہ اختیار کی جس کے ذکر سے قرآن میں جگہ جگہ ان پر اللہ تعالیٰ نے ملامت کی اور آج بھی دنیا کو یہود و نصاریٰ جو بنی اسرائیل کی اولاد ہیں دکھوں سے بھر دیا ہے ان کے ہاتھوں اسلامی دنیا میں قتل وغارت گری ہو رہی ہے انہوں نے اپنے میڈیا کے زور پر مسلمانوں کو دہشت گرد مشہور کر دیا جبکہ یہ خود دنیا کے سب سے بڑے دہشت گرد ہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔

"یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے کبھی بھی دوست نہیں ہوسکتے جب تک مسلمان یہود و نصاریٰ کی طرح نہ ہو جائیں۔ قرآن میں ارشاد ہے:

وَ لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ١ؕ

"یہودی اور عیسائی تم سے ہرگز راضی نہ ہوگے جب تک تم ان کے طریقے پر نہ چلنے لگو"۔(سورۃ البقرہ آیت نمبر 120)

دوسری جگہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْجَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ كَثِیْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ١ؕ۔

”یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ، یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار پھر انھی میں ہے(سورۃ المائدہ آیت نمبر 15)
آج ساری اسلامی دنیا کے حکمرانوں نے یہود و نصاریٰ سے دوستی کرلی ہے اسی لیے مسلمان ملکوں میں لوگ ان امریکی پٹھوں کے خلاف جدوجہد کررہے ہیں اور یہ حکمران مسلمانوں کے خون سے کھیل رہے ہیں۔ یکم محرم کو دوسرے خلیفہ راشد حضرت عمرؓ کی شہادت ہوئی تھی جن کی اسلامی فلاحی حکومت بائیس ہزار مربع میل پر قائم تھی عیسایوں نے بہت سے دوسری تاریخی خیانتوں کے ساتھ ساتھ حضرت عمرؓ بن خطاب کے ساتھ بھی تاریخی خیانت کرتے ہوئے سکندر اعظم کو تاریخ کے اندر“ الیگزنڈر دی گریٹ ” کے نام سے مشہور کردیا جبکہ تاریخی طور پر ثابت ہے اس کی حکومت صرف اٹھارہ ہزار مربع میل پر تھی اور حضرت عمرؓ کی حکومت بائیس ہزار مربع میل پر تھی۔ دس محرم کو حضرت حسینؓ کو کربلا کے میدان میں ظالمانہ طریقہ سے صرف اس لئے شہید کردیا گیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے طریقہ کے مطابق اسلامی نظام کو چلانے کا مطالبہ کررہے تھے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہیتے نواسہ کو یہ بات ہرگز گوارانہ تھی کہ جس اسلامی نظامِ کو خلفائے
راشدین نے اس دنیا میں احسن طریقے سے چلایا تھا اس کے اندر خلل ڈال کر اسے اسلامی نظام حکومت سے ہٹانے کی کوشش کرکے ملوکیت کی راہ پر ڈال دیا جائے۔ یہ حضرت حسینؓ سے برداشت نہیں ہوا اور انہوں نے اپنے نانا حضرت محمد اللہ صلی علیہ وسلم کے اور اللہ کے حکم سے قائم کردہ نظامِ اسلام کو بچانے کی کوشش کرتے ہوئے اپنی جان قربان کردی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے امر ہوگئے۔
عزیز اسلامی بھائیو! ہم مسلمان ہیں، ہماری تاریخ قربانیوں کی تاریخ ہے، سال کا پہلا مہینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی جانب سے اللہ کے دین کی خاطر اپنا گھر بار اور وطن چھوڑدینے کے واقعہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت کییادگار ہے تو آخری مہینہ ذی الحجہ ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانیاں یاد دلاتا ہے۔ ان عظیم قربانیوں کا سبق یہی ہے کہ ہم بھی دین کی خاطر دوڑ دھوپ کرنے والے بنیں اور وقت آنے پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔ نیا انگریزی سال آتا ہے تو مسلمان بھی سال نو کی رنگ رلیوں میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ جنوری کی آمد پر نئے سال کا کیک کاٹنے والے مسلمانوں کو ذرا رک کر سوچنا چاہیئے کہ دین سے ان کی

وابستگی کا کیا حال ہے ؟ کیا کبھی انہوں نے اپنی تاریخ پڑھی ہے ؟ کیا کبھی انہوں نے اپنے بچوں کو اسلامی مہینوں کے بارے میں کچھ بتایا ہے ؟۔

بھائیو اور دوستو! اسلامی سال کا پہلا مہینہ جہاں ہمیں اپنے ماضی کی یاد دلاتا ہے اور اسلاف کی قربانیوں کو یاد کر کے ان سے عمل کا جذبہ حاصل کرنے کا پیغام دیتا ہے وہیں یہ اپنے حال کا جائزہ لینے اور مستقبل کی فکر کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ آج دنیا کے دیشوں میں اور خود ہمارے وطن عزیز میں مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے اور حالات کو بدلنے کے لئے بحثیت امت اجتماعی طور پر اور بحثیت مسلمان انفرادی طور پر ہمیں اپنا رول ادا کرنا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ عصر میں زمانہ کی قسم کھا کر تنبیہ دی ہے کہ سارے ہی انسان خسارہ میں ہیں سوائے ان کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیا۔اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے زمانہ کو گواہ بنا کر کامیاب زندگی کا لائحہ عمل دیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جس نے وقت کے حقوق پہچان لیے، اس نے درحقیقت زندگی کی قیمت پہچان لی، کیونکہ وقت ہی تو زندگی ہے۔ جب زندگی کا پہیہ ہماری زندگی کے سفر کا ایک سال طے کرلیتا ہے اور ہم دوسرے سال کا استقبال کرنے میں لگ جاتے ہیں تو ہم عملاً ایک دوراہے پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس فیصلہ کن گھڑی میں ہمیں اپنے ماضی کا بھی محاسبہ کرنا ہے اور مستقبل کا بھی حساب لگانا ہوتا ہے تاکہ کہیں حساب کی اصل گھڑی اچانک سر پہ نہ آجائے۔ وہ گھڑی جو یقیناً آکر رہنی ہے۔ ماضی کا محاسبہ اس لیے تاکہ ہم اپنی غلطیوں پر نادم ہوں، اپنی کوتاہیوں اور لغزشوں کا تدارک اور اپنی کج روی کو درست کریں کیونکہ ابھی موقع بھی ہے اور فرصت بھی۔ اور ہمیں مستقبل کو بھی دیکھنا ہے، تاکہ اس کے لیے بھرپور تیاری کریں۔

یہ تیاری کیا ہے؟ پاک، صاف، سچا دل، عملِ صالح اور نیکی اور خیر کی طرف تیزی سے آگے بڑھنے کا عزمِ صادق۔ مومن ہمیشہ دونوں پہلوؤں سے فکر مند رہتا ہے: ایک طرف تو اسے اپنے سابقہ عمل کے بارے میں دھڑکا رہتا ہے کہ پتا نہیں میرا یہ عمل اللہ کے ہاں کیا مقام پائے گا۔ دوسری طرف باقی ماندہ مہلت کے بارے میں دل لرزتا رہتا ہے کہ نہ جانے اس کے بارے میں اللہ کا فیصلہ کیا ہو گا۔ لہٰذا، ہر بندے کو خود اپنے آپ ہی سے اپنے لیے توشہ حاصل کرنا ہے، اپنی دنیا سے اپنی آخرت تعمیر کرنا ہے۔ بڑھاپے سے بھی پہلے اور موت سے بھی پہلے پہلے۔

اللہ تعالی نے ہماری زندگی کا اصل راز سورہ ملک کی آیت نمبر 2 میں بیان کیا ہے: الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔

"تمھارا رب وہی ہے جس نے موت اور زندگی کو تخلیق کیا تاکہ تم لوگوں کو آزما کر دیکھے کہ تم میں سے کون بہتر عمل کرتا ہے"۔

:نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

"کوئی ایسا دن طلوع نہیں ہوتا جو پکار پکار کر نہ کہہ رہا ہو کہ اے ابنِ آدم! میں لحۂ تازہ ہوں اور میں تمھارے عمل پر گواہ ہوں، مجھ سے جو چاہو حاصل کرو میں چلا گیا تو پھر قیامت تک دوبارہ نہیں آؤں گا"۔

اسی لئے ہر دن اہم ہے اور دن کا ہر لمحہ اہم ہے۔ ہم میں سے کون نہیں چاہے گا کہ نئے محرم الحرام کا آغاز ایک نئے اور صاف و سفید صفحے سے ہو۔

ابو قتادہؓ کی حدیث کا مفہوم ہے کہ رسول اللہ دس محرم یعنی عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اس سے انسان کے گذشتہ سال کے گناہ اللہ معاف فرما دیتا ہے اب بھی مسلمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے محرم میں عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ ایک دوسری حدیث میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو پتہ چلا یہود عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور اس کی وجہ حضرت موسیٰؑ کی فرعون پر فتح بتاتے تھے اور موسیٰؑ نے شکریہ کے طور پر روزہ رکھا تھا تو رسول نے فرمایا ہم تمہارے سے زیادہ موسیٰؑ کے حقدار اور قریب ہیں رسول اللہ نے اس دن کا روزہ رکھا اور صحابہؓ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا (بخاری و مسلم)۔

محترم حاضرین! اگر آج بھی مسلمان اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں تو محرم الحرام کے پیغام کو سمجھیں، اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کریں، ورنہ مسلمانوں کی حالت موجودہ حالت سے بدتر ہوتی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ وما علینا الا البلاغ